آئی ڈراپس ڈالنے سے روزہ ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے پر ایک تحقیق اور محبین کے جوابات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء (1) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا آئی ڈراپس ڈالنے سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں کیونکہ آپ کے فتوی کو پڑھا کہ آئی ڈراپس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟ مگر آپ کے اس فتوی کا اور آئی کنٹیکٹ لینز کے فتوی کا مولانا ابوالحسن صاحب نے رد کیا ہے اور ہم نے وہ بھی پڑھا اس وجہ سے ہم کنفیوز ہیں کہ کون صحیح ہے۔ان کی دلیل یہ ہے کہ آنکھ اور حلق کے درمیان منفذ کا علم تو پہلے فقہاء کو بھی تھا تبھی تو انہوں نے کہا کہ اگر کوئی آنکھ میں دوائی ڈالے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا اگرچہ اس کا ذائقہ حلق میں محسوس کرے۔ پتا چلا کہ قدیم فقہاء بھی یہ جانتے تھے کہ دوائی حلق میں پہنچتی ہے لیکن پھر بھی انہوں نے روزہ ٹوٹنے کا قول نہیں کیا تو قاسم ضیاء صاحب نے ایسا کیوں کیا؟ دوسرا یہ کہ آئی ڈراپس دھواں وغبار کے حکم میں ہیں جیسے ان کے دخول سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو آئی ڈراپس سے روزہ کیسے ٹوٹے گا؟ اور ایسے ہی یہ ڈراپس بلل (تری) کے حکم میں ہو سکتے ہیں کیونکہ تری کی طرح ان کی مقدار بھی بہت تھوڑی ہوتی ہے جس طرح فقہاء نے بلل کے اندر جانے سے روزہ نہ ٹوٹنے کا قول کیا ہے اسی طرح آئی ڈراپس کے ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ اگر آئی ڈراپس سے روزہ ٹوٹتا ہے تو وضو میں چہرے پر پانی ڈالنے سے بھی روزہ ٹوٹنا چاہیے کہ وہ بھی آنکھ جاتا ہے اور مولانا کلیم نے فرمایا کہ اس پر انڈیا کے علماء اجماع ہے کہ آنکھ میں کوئی دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو حضور ان کے سوالوں کے جوابات کیا ہیں؟

سائل: کبیر فرام شیفیلڈ (انگلینڈ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَابُ

سب سے پہلے میں اپنے محبین علماء کا شکریہ ادا کروں گا کہ جنہوں نے فقیر کو اس مسئلہ پر مزید ریسرچ کا موقع دیا۔ بعدازاں سب سے پہلے فقہ حنفی کا مسلمہ اصول سمجھنا بہت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ مساموں کے ذریعے حلق ومعدہ میں کسی چیز کا دخول روزہ نہیں توڑتا بلکہ جب کوئی چیز منافذ یا مسالک (راستوں) کے ذریعے حلق یا معدہ تک پہنچتی ہے تو ہی روزہ فاسد ہوتا ہے۔قدیم علماء وفقہاء یہ تو مانتے تھے کہ کسی واسطے کے ذریعے آنکھ اور حلق کا تعلق ہے تبھی انہوں نے فرمایا کہ آنکھ میں ڈالی گئی دوا کا ذائقہ محسوس ہو تو بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ کما ذکرہ اخی الکریم ابوالحسن ومولانا کلیم۔

لیکن وہ قدیم فقہاء آنکھ اور حلق کے درمیانی واسطہ کو مسام سمجھتے تھے نہ کہ منفذ (Passage) لیکن اب جدید تحقیق اور اناٹومی کے ذریعے ثابت ہو گیا ہے کہ آنکھ اور حلق کے درمیان منفذ (Passage) ہے اور اس کی چوڑائی 1mm سے 5mm.1 لہذا اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ آنکھ میں ہر طرح کی دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور سرمہ ڈالنے سے نہیں ٹوٹے گا کیونکہ روزے میں سرمہ ڈالنا نص سے ثابت ہے اور اس کا استثناء نص کی وجہ سے ہے۔

پہلے اعتراض کا جواب قدیم فقہاء آنکھ وحلق کے درمیان مسام مانتے تھے لیکن ہر طرح کے منفذ کے وجود کا انکار کرتے تھے اسی لیے انہوں نے فرمایا کہ آنکھ میں سرمہ یا کوئی دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ اس سرمے یا دوا کا اثر مسام کے ذریعے حلق میں پہنچتا ہے نہ کہ منفذ (Passage) کے ذریعے اور مسام کے ذریعے کسی چیز کے حلق تک پہنچنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

جیسا کہ مبسوط سرخسی میں ہے۔ وَإِنْ وَصَلَ عَيْنُ الْكُحْلِ إِلَى بَاطِنِهِ فَذَلِكَ مِنْ قِبَلِ الْمَسَامِ لَا مِنْ قِبَلِ الْمَسَالِكِ إِذْ لَيْسَ مِنْ الْعَيْنِ إِلَى الْحَلْقِ مَسْلَكٌ "آنکھ میں سرمہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا اگرچہ اصل سرمہ اس باطن تک پہنچ جائے کیونکہ یہ مسام کے ذریعے داخل ہوا ہے نہ کہ مسالک (Passages) کے ذریعے کیونکہ آنکھ سے لے کر حلق تک کوئی مسلک (سوراخ) نہیں ہے۔ (مبسوط سرخسی کتاب الصوم ج 3 ص 67)

اور فقہ حنفی کی معتبر کتاب ہدایہ میں ہے: (وَلَوْ اكْتَحَلَ لَمْ يُفْطِرْ) لِأَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ الْعَيْنِ وَالدِّمَاغِ مَنْفَذٌ وَالدَّمْعُ يَتَرَشَّحُ كَالْعَرَقِ وَالدَّاخِلُ مِنْ الْمَسَامِّ لَا يُنَافِي كَمَا لَوْ اغْتَسَلَ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ" (ہدایہ ج1 ص120)

اور ایسے ہی تبیین الحقائق میں ہے: وَلَا فَرْقَ بَيْنَ أَنْ يَجِدَ طَعْمَ الْكُحْلِ فِي حَلْقِهِ أَوْ لَمْ يَجِدْ وَكَذَا لَوْ بَزَقَ وَوَجَدَ لَوْنَهُ فِي الْأَصَحِّ وَقَالَ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ يَفْسُدُ صَوْمه إذَا وَصَلَ إلَى حَلْقِهِ لِمَا رُوِيَ أَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَمَرَ بِالْإِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ عِنْدَ النَّوْمِ وَقَالَ لِيَتَّقِهِ الصَّائِمُ وَلَنَا مَا رَوَيْنَا وَلِأَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ الْعَيْنِ وَالدِّمَاغِ مَسْلَكٌ (تبیین الحقائق ج1 ص323)

اور اسی طرح البنایہ شرح ہدایہ میں ہے: وليس بين العين والجوف منفذ فلا يصل من الكحل من العين إلى الجوف، وإنما وصل إليه أثر الكحل وهو الطعم، فقد وصل إليه من المسام فلا يعتد به كما لو اغتسل بالماء البارد فوجد برودته في الباطن" (البنایہ ج4 ص41)

اور اسی طرح بحر الرائق میں ہے "وَالدَّاخِلُ مِنْ الْمَسَامِّ لَا مِنْ الْمَسَالِكِ فَلَا يُنَافِيهِ كَمَا لَوْ اغْتَسَلَ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ" (البحر الرائق ج2 ص293)

اور اسی طرح مراقی الفلاح میں ہے: لا يكره الاكتحال بحال وهو شامل للمطيب وغيره ولم يخصوه بنوع منه وكذا دهن الشارب ولو وضع في عينيه لبنا أو دواء مع الدهن فوجد طعمه في حلقه لا يفسد صومه إذ لا عبرة بما يكون من المسام" (مراقی الفلاح ص245)

اور اسی طرح مجمع الانھر میں ہے: (أَوْ اكْتَحَلَ) وَإِنْ وَجَدَ طَعْمَهُ فِي حَلْقِهِ؛ لِأَنَّ الدَّاخِلَ مِنْ الْمَسَامِّ الْغَيْرِ النَّافِذَةِ لَا يُنَافِي كَمَا لَوْ اغْتَسَلَ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ" (مجمع الانھر ج1 ص244)

اور اسی طرح امام طحاوی حاشیہ طحاوی میں فرماتے ہیں: اكتحل الخ" لما روي عن عائشة رضي الله تعالى عنها أنه صلى الله عليه وسلم اكتحل وهو صائم وليس بين العين والدماغ مسلك والدمع يخرج بالرشح كالعرق والداخل من المسام لا ينافيه (حاشیہ طحاوی ج1 ص659)

علامہ شامی رد المحتار میں فرماتے ہیں: وَإِنْ وَجَدَ طَعْمَهُ فِي حَلْقِهِ) أَيْ طَعْمَ الْكُحْلِ أَوْ الدُّهْنِ كَمَا فِي السِّرَاجِ وَكَذَا لَوْ بَزَقَ فَوَجَدَ لَوْنَهُ فِي الْأَصَحِّ بَحْرٌ قَالَ فِي النَّهْرِ؛ لِأَنَّ الْمَوْجُودَ فِي حَلْقِهِ أَثَرٌ دَاخِلٌ مِنْ الْمَسَامِّ الَّذِي هُوَ خَلَلُ الْبَدَنِ وَالْمُفْطِرُ إنَّمَا هُوَ الدَّاخِلُ مِنْ الْمَنَافِذِ لِلِاتِّفَاقِ عَلَى أَنَّ مَنْ اغْتَسَلَ فِي مَاءٍ فَوَجَدَ بَرْدَهُ فِي بَاطِنِهِ أَنَّهُ لَا يُفْطِرُ "
(در مختار مع رد المحتار ج2 ص404)

ان عبارات سے ثابت ہوا کہ پہلے کے فقہاء آنکھ اور حلق کے درمیان مسام مانتے تھے نہ کہ منفذ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ سب اس بات کے قائل ہیں کہ اگر کوئی دوا یا غذا منفذ کے ذریعے حلق یا معدہ تک پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا تو گویا کہ سب فقہاء ہمارے موقف کی تائید فرمارہے ہیں۔ بلکہ علامہ ابن عابدین شامی نے یہاں تک لکھ دیا کہ" وَالْمُفْطِرُ إِنَّمَا هُوَ الدَّاخِلُ مِنَ الْمَنَافِذِ"روزہ توٹوٹتا ہی تب ہے جب کوئی چیز منافذ کے ذریعے حلق تک پہنچے اور ہم نے بھی یہی عرض کی کہ جدید تحقیق اور اناٹومی کے ذریعے آنکھ اور حلق کے درمیان منفذ ثابت ہو چکا ہے۔ وہ اس طرح کہ آنکھ کے کنارے میں ایک چھوٹا سا سوراخ (holeLittle) ہے اور وہ سوراخ ایک نالی میں کھلتا ہے جس کا نام لیکری مل ڈکٹ (Lacrimal Duct) ہے تو آنکھ میں ڈالی جانے والی دوا اس ہول سے داخل ہو کر لیکری مل ڈکٹ میں پہنچتی ہے پھر ناک میں پہنچتی ہیں پھر اس کے ذریعے حلق کی ایک نالی پھیرنکس (Pharynx) میں داخل ہو جاتی ہے۔

اب آیئے ہم جدید تحقیق کے ذریعے یہ ثابت کرتے ہیں کہ آنکھ اور حلق کے درمیان منفذ (Passage) ہے۔ انگلش ریسرچر میٹ سونی ایکھ آنکھ اور حلق کے درمیان ایک ہول کا ذکر کرتے کہتا ہے۔

Not far from the inside edge (on the side closest to your nose(you'll notice a tiny hole. This is the lacrimal punctum. When you produce tears or have another liquid in your eyes, some of it drains into these holes and then into the lacrimal sac, the nasolacrimal duct, and eventually into the back of your nose and throat, where you might get a taste.

http//:mentalfloss.com/article/12311/why-can-you-taste-your-eye-drops)

اناٹومی کی سپیشلیسٹ ڈاکٹر میری ہارڈنگ اپنی ریسرچ میں آئی ڈراپس کو حلق تک پہنچنے کو ثابت کرتے ہوئے کہتی ہے:

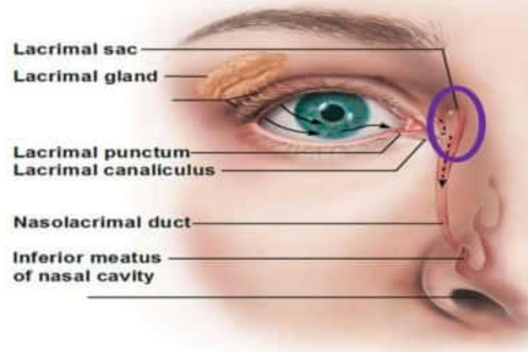


You may get a taste of eye drops in your mouth, or a feeling that the drops are running down your throat. This is normal as the tear duct which drains tears to your nose will also drain some of the eye drop into the throat.

آئی سرجن لی ساؤ ہنگ آنکھ اور حلق کے درمیان منفذ (Route) ثابت کرتے ہوئے کہتا ہے:

Tears are produced by the lacrimal gland and it flows on the surface of the eye to the lacrimal punctum(opening on the eyelid margin on the inner aspect of the eye .(The tears then drain to the lacrimal sac and through the nasolacrimal duct into the nose. We then swallow the tears. Medicated

eye drops will also go through this route into our throat, we therefore can taste the medication.

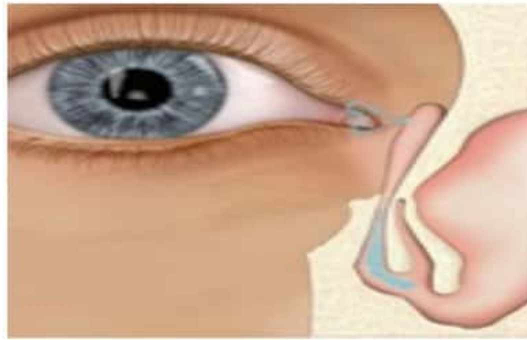


امیر کن اکیڈمی آف آپتھالمولوجی کی ریسرچ کے مطابق آنکھ کے کنارے پر دو ہول اوپر اور نیچے ہیں جو حلق تک جاتے ہیں جیسا کہ وہ کہتے ہیں:

Tear ducts are like tiny tunnels that your tears pass through. They're part of the drainage system that goes from your eyes to your throat. Glands inside your eyelids and the white part of your eyes constantly release tears into your eyes. As you blink, they drain out. They exit through two small holes called puncta in the upper and lower inside corners of your eyes, next to your nose.

https//:www.webmd.com/eye-health/what-are-blocked-tear-ducts

جیسا کہ پکچر میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔



سائنس اور جدید اناٹومی کی ریسرچ آنکھ سے حلق تک پہنچنے والی نالی چوڑائی بھی بیان کرتی ہے جیسا کہ ایک ریسرچ میں ہے:

Tears pool toward the medial canthus at the lacus lacrimalis and then enter the lacrimal puncta that lie near the nasal end of each eyelid. The lower punctum lies slightly lateral to the upper. The puncta vary from 1to 1.5mm in diameter.

اس کے علاوہ کئی ڈاکٹرز اور آئی سپیشلسٹس کی ریسرچز موجود ہیں جن کو طول سے بچنے کے لیے نہیں لکھا جا رہا۔

دوسرے اعتراض کا جواب باقی رہا آئی ڈراپس کو دھواں وغبار پر قیاس کرنا تو فحش غلطی ہے اور آپ جیسی شخصیات سے تسامح قرار دی جائے گی۔ کیونکہ آئی ڈراپس کا معاملہ ان جیسا نہیں ہے کہ آئی ڈراپس خود بخود آنکھوں میں نہیں جاتے بلکہ ان سے بچنا ممکن ہے جبکہ دھواں وغبار سے روزہ اس لیے نہیں ٹوٹتا کہ ان سے بچنا ناممکن ہے کہ اگر ایسی چیزوں کے دخول سے بھی روزہ ٹوٹنے کا حکم لگائیں گے تو کسی کا بھی روزہ نہیں ہوگا جیسا کہ فقہاء نے اس کی صراحت کی۔

(دُخَانٌ) قَالَ الزَّيْلَعِيُّ إِذَا دَخَلَ حَلْقَهُ غُبَارٌ أَوْ ذُبَابٌ وَهُوَ ذَاكِرٌ لِصَوْمِهِ لَا يُفْطِرُ؛ لِأَنَّهُ لَا يُسْتَطَاعُ الِامْتِنَاعُ عَنْهُ فَأَشْبَهَ الدُّخَانَ، وَهَذَا اسْتِحْسَانٌ وَالْقِيَاسُ أَنْ يُفْطِرَ لِوُصُولِ الْمُفْطِرِ إِلَى جَوْفِهِ"

امام زیلعی فرماتے ہیں اگر غبار یا مکھی روزہ یاد ہوتے ہوئے اندر چلی گئی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ ان سے بچنا ممکن نہیں اور یہ دھویں کے مشابہہ ہے۔ اور یہ استحسان ہے جبکہ قیاس کہتا ہے کہ ٹوٹنا چاہیے کیونکہ روزہ توڑنے والے چیز جوف تک پہنچ رہی ہے۔ (درر الحکام ج1ص202)

پتا چلا کہ اصل میں دھواں وغبار روزہ توڑنے والے چیزوں میں سے ہیں مگر ان سے بچنا ناممکن ہے اس وجہ سے روزہ توڑنے کا حکم نہ کریں گے۔ علماء نے یہاں جو استحسان وقیاس کا ذکر فرمایا اس کی وجہ اصول فقہ کا مبتدی طالب علم بھی سمجھ سکتا ہے۔ اگر میں اس کی توضیح کروں تو ایک کتاب بن جائے مگر طول نہیں چاہتا۔

ہاں جہاں دھواں وغبار سے بچنا ممکن ہے وہاں کسی نے جان بوجھ کر قصداً دھواں کھینچا تو روزہ ٹوٹے گا۔ جیسا کہ درر الحکام میں ہے۔

"قُلْتُ فَعَلَى هَذَا إِذَا أَدْخَلَ الدُّخَانَ حَلْقَهُ فَسَدَ صَوْمُهُ أَيَّ دُخَانٍ كَانَ حَتَّى إِنَّ مَنْ تَبَخَّرَ بِبَخُورٍ فَآوَاهُ إِلَى نَفْسِهِ وَاشْتَمَّ دُخَانَهُ فَأَدْخَلَهُ حَلْقَهُ ذَاكِرًا لِصَوْمِهِ أَفْطَرَ"

(درر الحکام ج1ص202)

اب مجھے بتایئے کہ آئی ڈراپس دھویں کی طرح خود بخود آنکھ میں پڑجاتے ہیں کہ جن سے بچنا ناممکن ہو ایسا شاید برطانیہ میں ہوتا ہو، جہاں بڑے بڑے لطائف ممکن ہیں (جیسے طلوعِ فجر کے بعد سحری کا وجود وغیرہ) وہاں شاید یہ لطیفہ بھی از قبیل ممکنات ہو۔

اوراسی طرح دھواں وغبار سے روزہ نہ ٹوٹنے کی علت کو بیان کرتے ہوئے صاحب فتح القدیر فرماتے ہیں:

" الدُّخَانُ وَالْغُبَارُ إِذَا دَخَلَ الْحَلْقَ لَا يُفْسِدُ فَإِنَّهُ لَا يُسْتَطَاعُ الِاحْتِرَازُ عَنْ دُخُولِهِمَا مِنْ الْأَنْفِ إِذَا طُبِقَ الْفَمُ" (فتح القدیر ج1ص303)

اگر مراقی ہی دیکھ لی جاتی تو مسئلہ کی وضاحت ہوجاتی، مراقی میں ہے۔

دخل حلقه دخان بلا صنعه"لعدم قدرته على الامتناع عنه فصار كبلل بقي في فمه بعد المضمضة لدخوله من الأنف إذا أطبق الفم. وفيما ذكرنا إشارة إلى أنه من أدخل بصنعه دخانا حلقه بأي صورة كان الإدخال فسد صومه" (مراقی شرح نور الایضاح ص245)

روزہ نہ ٹوٹنے کی علت یہ ہے کہ دھویں وغیرہ سے بچنا ناممکن ہے۔ اسی کو امام طحطاوی نے علت بنایا وہ فرماتے ہیں:

"ويدل عليه التعليل بعدم إمكان الاحتراز" (حاشیہ طحطاوی ص660)

جبکہ آئی ڈراپس سے بچنا ممکن ہے لہذا آئی ڈراپس سے روزہ ٹوٹے گا۔

اور اسی طرح ہی درمختار مع ردالمحتار میں ہے:

(الدُّخَانُ) وَلَوْ ذَاكِرًا اسْتِحْسَانًا لِعَدَمِ إِمْكَانِ التَّحَرُّزِ عَنْهُ) فَأَشْبَهَ الْغُبَارَ وَالدُّخَانَ لِدُخُولِهِمَا مِنْ الْأَنْفِ إِذَا أَطْبَقَ الْفَمَ۔ (درمختار مع ردالمحتار ج2ص395)

اور اس کے علاوہ فقیر بیسیوں فقہی کتب کی عبارات نقل کر سکتا ہے جو دوران فتوی فقیر کے مطالعہ میں رہتی ہیں مگر طوالت سے بچنے کے لیے احتراز کر رہا ہے۔

تیسرے اعتراض کا جواب آئی ڈراپس کو بلل (تری) پر قیاس کرنا بھی قیاس مع الفارق اور بناء علی الغلط ہے۔ یہ بھی تسامح ہی قرار دوں گا۔ کیونکہ بلل (تری) سے بھی روزہ نہ ٹوٹنے کی علت عدم امکان تحرز ہے یعنی اس سے بھی بچنا ناممکن ہے نہ کہ اس لیے کہ یہ قلیل ہے اور قلیل کے نگلنے سے روزہ نہ ٹوٹے گا اور آئی ڈراپس بھی قلیل ہوتے ہیں۔ نعوذ باللہ

بلکہ بلل کے اندر لے جانے سے روزہ اس لیے نہیں ٹوٹے گا کہ اس سے بھی بچنا ناممکن ہے اور اگر اس سے بچنے کی شرط لگا دی جائے تو حرج ہوگا اور حرج من جانب الشریعۃ مرفوع ہے۔

جیسا کہ بلل (تری) کے بارے میں درمختار مع ردالمحتار میں ہے:

(بَقِيَ بَلَلٌ فِي فِيهِ بَعْدَ الْمَضْمَضَةِ) جَعَلَهُ فِي الْفَتْحِ وَالْبَدَائِعِ شَبِيهَ دُخُولِ الدُّخَانِ وَالْغُبَارِ وَمُقْتَضَاهُ أَنَّ الْعِلَّةَ عَلَى عَدَمِ إِمْكَانِ التَّحَرُّزِ عَنْهُ"

اور کلی کے بعد جو تری باقی رہتی ہے فتح و بدائع میں اس کو دھویں اور غبار کے مشابہہ قرار دیا اس کا مقتضی یہ ہے کہ اس سے بھی بچنا ناممکن ہے (اس لیے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا) (درمختار مع ردالمحتار ج2ص396)

اس کے علاوہ کئی کتب میں اسی طرح کی عبارات موجود ہیں جو میرے موقف کی موید ہیں ان کا نقل طوالت کا باعث ہے اور فتوی میں اختصار مقصود ہے۔

چوتھے اعتراض کا جواب وضو میں چہرے پر استعمال ہونے والا پانی اگر بلا قصد خود بخود آنکھ میں پہنچ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا کہ یہاں اس سے بچنا بہت مشکل قریب بہ ناممکن ہے لہذا اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

اور حاشیہ طحاوی میں ہے "ویدل علیه التعلیل بعدم إمكان الاحتراز" (حاشیہ طحطاوی ج660)

پانچویں اعتراض کا جواب یہ کہنا کہ انڈیا کہ علماء کا اجماع ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ سارے انڈیا کے علماء کا یہ موقف نہیں کہ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا بلکہ کئی علماء و مفتیانِ کرام وہی موقف ہے جو فقیر کا ہے کہ آنکھ میں آئی ڈراپس یا کوئی دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ پاک و ہند کے 300 سے زائد مفتیانِ کرام اور علماء کا یہی موقف ہے۔ اگر ہم صرف دعوتِ اسلامی کے مفتیانِ کرام اور علماء حضرات کو ہی شمار کریں تو 100 سے زائد اہل فتوی کا یہی موقف ہے جو فقیر کا ہے۔

اور جن انڈیا کے مفتیان کرام کا موقف اس بارے میں عدم فساد صوم کا ہے تو وہ ان کا اپنا عندیہ ہے مگر ہم نے دلائل سے اس کا خلاف ثابت کر دیا۔ وباللہ التوفیق

وَاللهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

کتبہ
ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری
Date: 24-05-2018